اشاعت نمبر:33

مناظرہ امروہہ

اور

صلح کے پردہ میں وہابیہ کی شکست

مؤلف:

محمد ابرار الحق صدیقی

راشد انصاری قادری رضوی

فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کراچی پاکستان

مناظرہ امروہہ
اور
صلح کے پردہ میں وہابیہ کی شکست

امروہہ ضلع مراد آباد میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ جہاں بکثرت بزرگان دین کے مزارات ہیں اور اکثر آبادی انہیں بزرگوں کی اولاد پر مشتمل ہے۔ علم و فضل کی کثرت نے اس قصبہ کو شہرۂ عالم بنا دیا ہے۔ بالخصوص وہاں کے اطباء ہندوستان بھر میں مشہور ہیں۔ بیشتر شرفا اور زمینداروں کی بستی ہے اور یہاں کے لوگ پرانے طریقہ پر ہیں۔ عرس و جلسہ ہائے میلاد شریف و معراج شریف بکثرت ہوتے ہیں وہابیہ کا ایک مدرسہ بھی ہے جس کے ذریعہ سے وہابیت کی تبلیغ و اشاعت جاری رہتی ہے۔ ان حضرات کو آئے دن جھگڑے اور فساد کرنا بہت ہی مرغوب ہے اور ہر جگہ ایسا ہی کرتے رہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مسلمانوں میں جھگڑے ڈالنا اور انہیں بحث و جدال کی طرف مصروف کرنا تبلیغ وہابیت کا بہت عمدہ ذریعہ ہے۔ اسی خیال پر وہ اہل سنت کے جلسوں کے موقعوں پر خاموش نہیں رہ سکتے اور کچھ نہ کچھ چھیڑ چھاڑ ضرور کرتے رہتے ہیں۔ جناب مولانا مولوی حاجی مفتی نثار احمد صاحب کانپوری ایک مرتبہ جلسہ رجبی میں تشریف لائے تھے آپ کی تقریر سے اہل امروہہ بہت متاثر ہوئے۔ یہ بات وہابیہ کو بہت ناگوار گزری اور انہوں نے چہ مگوئیاں شروع کیں اس پر کچھ التفات نہ کیا گیا۔ دوسری مرتبہ ان کے برادر معظم مولانا الحاج حضرت مولانا مولوی حافظ مشتاق احمد صاحب تشریف لائے اور آپ کی

تقریر ہوئی۔ اس مرتبہ وہابیہ کی طرف سے اشتہار شائع کردیا گیا کہ یہ بدعت ہے اور ہم ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہابیہ کے اس قسم کے حرکات سے اہل شہر کو نفرت ہوئی اور انہیں محسوس ہوا کہ وہابی مدرسہ جنگ جوئی کی تعلیم دے رہا ہے اور اب بھی اگر بیداری سے کام نہ لیا گیا تو آئندہ نسلوں پر اس کا خراب اثر پڑے گا۔ اس خیال سے وہاں کے عمائدین نے اپنی اولاد کی تعلیم اور حفظ مذہب واخلاق کی غرض سے اپنے زیر اہتمام و نگرانی ایک مدرسہ حنفیہ قائم کیا تاکہ سنیوں کے بچے زہریلی تعلیم کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ لیکن باہمہ وہابیہ کی شورش بڑھتی ہی گئی تا آنکہ انہوں نے مناظرہ کی تحریکیں شروع کردیں اور ان کو ایسے بدنما طریقوں سے ادا کیا گیا جو شان علم کے خلاف ہیں۔ اسی اثناء میں باشندگان امروہہ نے مسلمانوں کی اصلاح اور حفظ عقائد کی غرض سے انجمن اہل سنت وجماعت مرادآباد سے ایک عالم کو طلب کیا، انجمن نے جناب مولانا ابو الاسرار محمد عبداللہ صاحب کو بھیجا جو نہایت متانت وسنجیدگی کے ساتھ ایک عرصہ تک وہاں تقریریں فرماتے رہے اور ان کا قصبہ پر نہایت اچھا اثر پڑا۔ مسلمانوں میں دین داری کا ذوق بڑھ گیا مگر وہابی صاحبان خاموش نہ بیٹھے کچھ نہ کچھ چون وچرا جاری ہی رہی پھر کچھ عرصہ کے بعد وہاں کے مسلمانوں نے جناب مولانا حافظ ابوالفتح محمد حشمت علی خان صاحب لکھنوی کو تکلیف دی اور ان کی خوب تقریریں ہوئیں۔ بہت عمدہ اثر رہا۔ آپ نے وہابیہ کے گھناؤنے عقائد ظاہر کئے اور ان کی کتابوں میں ان کے حوالے دکھائے جس سے تمام پردے کھل گئے اور مسلمان وہابیہ کے عقائد سے پوری طرح واقف ہو گئے جب تک مولانا تشریف رکھتے ہیں کسی صاحب نے دم نہ مارا ان کے تشریف لے جانے کے بعد انا المناظر انا المبازز کی صدائیں بلند ہوئیں۔ مناظرہ مناظرہ کی پکار مچی چیلنج دیئے گئے اور بیان کیا گیا کہ چودھویں کا چاند چودہ جون ۱۹۶۷ء کو امروہہ میں طلوع ہو گا۔ مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی ایڈیٹر انجم تشریف لائیں گے اور دو شیر (یعنی ایڈیٹر صاحب مذکور اور مولوی مرتضٰی چاندپوری جمع ہوں گے کسی میں ہمت ہو تو سامنے آئے۔

انعاموں کے اعلان ہوئے تنزیں کی گئیں سنیوں کو بہت پریشان کیا گیا مجبوراً انہوں نے جناب مولانا مولوی مفتی نثار احمد صاحب کو بلالیا۔ مولانا تشریف لے آئے تو اب حیلے حوالے شروع ہو گئے تحریروں کے جوابوں سے اعراض ہونے لگا۔ شرائط کی آڑ میں پہلو تہی کی راہیں تلاش کی گئیں لیکن جناب مولانا نثار احمد صاحب نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر شرط منظور۔ اب چار و ناچار مولوی عبدالشکور صاحب کو مناظرہ کے لئے آمادہ ہونا پڑا۔ ۱۵ر جون صبح ۷ بجے مناظرہ کا وقت مقرر کیا گیا۔ مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے اصرار ہوا کہ پہلی تقریر مولوی نثار احمد صاحب کی ہوگی۔ یہ بھی منظور کیا گیا۔ پھر آپ نے بحث کے متعلق اصرار کیا کہ پہلے مبحث یہ ہونا چاہئے کہ اہل سنت کون ہے۔ مولوی نثار احمد صاحب نے تو تہیہ کرلیا تھا کہ مولوی عبدالشکور کی ہر ہٹ پوری کریں گے اور انہیں کسی طرح ٹال ٹول حیلہ حوالہ کا موقع نہ دیں گے یہ بھی قبول فرمالیا۔ اس کے بعد حسب ذیل مسئلوں میں گفتگو ہونا قرار پایا۔ ۱- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ما کان و ما یکون ۔ ۲- قیام میلاد شریف، ۳- ندا غیر اللہ، ۴- عرش اور اس کی شرکت ۵- امکان کذب۔ ۶- مکان نظیر۔ مولانا نثار احمد صاحب ۱۰ر جون کو ۷ بجے صبح جامع مسجد میں پہنچ گئے جو مناظرہ کے لئے مقرر کی گئی تھی اور جس میں وہابیہ کا مدرسہ ہے۔ مولوی عبدالشکور صاحب دوپہر کے بعد آئے اور پھر بہت ہی لیت ولعل اور پس وپیش میں کئی گھنٹے ضائع کر کے مولانا نثار احمد صاحب کے سامنے حاضر ہوئے۔ مولانا نثار احمد صاحب نے اس بحث پر گفتگو شروع کی کہ اہل سنت کون ہے۔ مولانا کی تقریر کا خلاصہ تھا کہ ہمارا اہل سنت ہونا نزاعی مسئلہ نہیں ہے۔ نہ کبھی تم نے اس کا انکار کیا ہے نہ تمہارے بزرگوں نے بلکہ کل ہی آپ کی سماعت کے ذمہ دار اشخاص نے ہمارے اہل سنت ہونے کا اقرار کیا ہے لہٰذا یہ بات تو بحث طلب نہیں کیونکہ جس امر میں اختلاف نہیں انکار نہیں اس کے درپے ہونا بے سود البتہ اس سنت وہابیہ کو غیر سنی ہی نہیں بلکہ خارج از اسلام بتاتے ہیں لہٰذا آپ اپنا سنی ہونا ثابت کیجئے۔

مولوی عبدالشکور صاحب نے اس کے جواب میں اپنے سنی ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا اور وہ اپنے آپ کو اس بار ثبوت سے بچاتے ہی رہے حتیٰ کہ انہیں اس ثبوت سے بچنے کے لئے یہ کہنا پڑ گیا کہ میں نے اہل سنت ہونے کا دعویٰ نہیں کیا آپ اپنے اہل سنت ہونے کا ثبوت دیجئے۔

مولانا نثار احمد صاحب نے اپنے مقابل کی یہ کمزوری دیکھتے ہوئے اس کی اس بے جا ضد کو بھی پورا کیا اور باوجودیکہ انہوں نے پہلے بتا دیا تھا کہ ہمارا اہل سنت ہونا معرض بحث و اختلاف میں نہیں ہے پھر بھی ہٹیلے مناظر کی ہٹ پوری کی اور اپنا اہل سنت ہونا احادیث نبویہ سے ثابت فرمایا اور دلائل شرعیہ سے واضح کر دیا کہ ہم اہل سنت کا صحیح مصداق ہیں اور مولوی عبدالشکور صاحب سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے اہل سنت ہونے پر دلیل قائم کریں۔

مولوی عبدالشکور صاحب مولانا نثار احمد صاحب کے ثبوت سنیت پر تو کوئی رد و قدح نہ کر سکے اپنے سنی ہونے کے اثبات سے انکار فرماتے رہے اور ایک دلیل بھی انہوں نے اپنے سنی ہونے پر قائم نہ کی۔

علم غیب کی بحث

اس کے بعد علم غیب کی بحث شروع ہوئی۔ اس میں بھی مولانا نثار احمد صاحب کو پہلی تقریر کرنا پڑی اور آپ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآن پاک کی آٹھ آیتیں تلاوت فرمائیں اور مخالفین جن آیتوں سے استدلال کرتے ہیں انہیں پڑھ کر ان کا صحیح مطلب بھی سمجھایا مولانا کی موثر تقریر نے سامعین پر جو اثر پیدا کیا تحریر میں ادا نہیں ہو سکتا۔

مولوی عبدالشکور صاحب کسی ایک آیت کا جواب بھی نہ دے سکے انہوں نے صرف یہ کہہ دیا کہ فقہ کی کسی کتاب سے ثبوت دیجئے۔

پہلے کی کارروائی ختم ہوئی دوسرے روز پھر مولانا نثار احمد صاحب نے علم غیب ہی کے مسئلہ پر بہت کافی دوافی شرح مبسوط تقریر فرمائی۔ دلائل کے انبار لگا دیئے۔ مولوی عبدالشکور صاحب حیران رہ گئے اور کسی دلیل کا بھی جواب ان سے بن نہ پڑا یہ مباحثہ چند روز تک جاری رہا۔ نداء غیر اللہ اور قیام میلاد شریف وامکان کذب وغیر مسائل پر بحثیں ہوئیں۔ مولوی عبدالشکور صاحب آخر تک ثبوت سے جان ہی بچاتے رہے اور کسی مسئلہ پر بھی انہوں نے دلائل پیش کرنے یا مولانا نثار احمد صاحب کے دلائل کا جواب دینے کی ہمت نہ کی۔ ان کی ساری قابلیت کا خلاصہ انکار اور عدم تسلیم تھا۔ آخر کے دو دنوں میں تو مولوی عبدالشکور صاحب کا یہ حال ہوگیا کہ جواب کے لئے ان سے اٹھا ہی نہیں جاتا تھا۔ کئی کئی مرتبہ تقاضہ کے بعد اٹھتے تھے۔ مولانا نثار احمد صاحب نے قیام میلاد شریف کے دلائل کے ساتھ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ ہفت مسئلہ کی شہادت بھی پیش کی تھی جس میں حضرت حاجی صاحب نے قیام کو مستحب و مستحسن فرمایا ہے۔ مولوی عبدالشکور صاحب اس کو تو چھوڑ گئے۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے جو نصیحتیں تحریر فرمائی ہیں انہیں پڑھ کر کہنے لگے کہ ان پر عمل کیجئے۔ میں تو ملنے کے لئے تیار ہوں۔ صلح کے لئے آمادہ ہوں۔ اس وقت مناظرہ میں آپ پر اتنا بار ہوگیا تھا کہ صلح کے پیغام سے سبکدوشی حاصل کرنے کے لئے آپ بے قرار تھے۔ آخر کار دوسرے روز آپ نے صلح پر مناظرہ ختم کر دیا۔ صلح نامہ کا مضمون یہ تھا۔

مضمون شکست نامہ بشکل صلح نامہ

دوران مناظرہ میں ان مسائل کے متعلق جن پر صدر نے تقریریں ختم کرا دیں جو عقائد مولوی نثار احمد صاحب کے معلوم ہوئے وہ اگرچہ صحیح نہیں بلکہ خلاف ادلہ شرعیہ ہیں میں ان کو مشرک کافر نہیں جانتا اور نہ سمجھتا ہوں جن لوگوں نے ان عقائد کی بنا پر کافر مشرک کہا ہے نہ ان سے متفق ہوں۔

اس مضمون پر دونوں مناظروں کے دستخط ہیں۔

اس صلح نامہ نے ساری تقویۃ الایمان پر پانی پھیر دیا اور چھ روز تک مولوی عبدالشکور صاحب جس پر اڑے رہے اور ندائے غیر اللہ وغیرہ جن چیزوں کو شرک بناتے رہے ان سب کو خاک میں ملا دیا۔ اس سے بڑھ کر شکست کا اقرار اور کیا ہوگا کہ جس چیز کو وہ اور ان کے بزرگوار شرک اور اس کے عاملین کو مشرک جانتے ہیں ان سب پر سے شرک کا حکم اٹھا لیا جائے اور تصریح کر دی جائے کہ جو ایسے لوگوں کو مشرک کہتے ہیں ان کے ساتھ متفق ہی نہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا شرمناک شکست ہوگی۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ محمد ابرار الحق صدیقی اُمروہوی

(ماخوذ از ماہنامہ ''السواد الاعظم'' مراد آباد

بابت ماہ محرم 1346